نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۸ | مطبوعہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ ۱ر

ایضاً بیرونجات سے مع محصولڈاک۔ عہ ۸ر

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر۔ فی کاپی۔ عہ ۲ر

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی

ایڈیٹوریل

اور وے ایک نیا راگ یہہ کہتے ہوئے گاتے کہ تو ہی اس لایق ہی کہ اُس کتاب کو لیوے اور اُسکی مُہروں کو توڑے۔ کیونکہ تو ذبح ہوا۔ اور اپنے لہو سے ہم کو ہر ایک فرقے۔ اور اہل زبان۔ اور ملک اور قوم میں سے خدا کے واسطے مول لیا۔ مکاشفات ۵-۹

استحکام عہود کے لئے بائبل میں صرف دو ہی شخصوں کا ذکر ہی جو ذبیح اور قربان کہلانے کے مستحق ہیں۔ اول اسحاق جسکو ابراہیم نے قربانی ذبح کرنے کے لئے بحکم خدائے جلیل قربانگاہ پر رکھدیا۔ اور ایک سیکنڈ باقی تھا۔ کہ اُسکے گلے پر چھری پھیری جاتی۔ اگر خداوند کا فرشتہ اسکو پکار کر نہ کہتا کہ۔ بس۔ لڑکے پر اپنا ہاتھ نہ بڑھا۔ میں نے جانا کہ تو سچ مچ خدا کو پیار کرتا ہی۔ اور فوراً اسکے بدلے خدا نے اپنے لئے قربانی کے برہ کی تدبیر کرلی۔ اور وہ بچ گیا۔ مگر فی الحقیقت اسحاق ذبیح اللہ محسوب ہوا۔ اسحاق۔ مسیح کی۔ جو خدا کا برہ ہی ایک علامت تھا۔ اور ابراہیم اس کو قربان کرنے میں بیشک خلیل اللہ ٹھہرا کیونکہ اُسنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے میں مطلق دریغ نہ کیا۔ یہہ ایک آزمایش تھی۔ جسمیں ثابت قدم رہنے کے باعث خدا نے ابراہیم کے ساتھ برکت و نجات کا عہد باندھا۔ لیکن مسیح ابن اللہ حقیقت تھا۔ جسکو خدا باپ نے گنہگاروں کی نجات کے لئے بخش دینے میں دریغ نہ کیا۔ کیونکہ خدا نے اس جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اسحاق کو قربان کرنے کا حکم ہونے میں ایک نادر نکتہ مخفی ہی۔ جسکو اہل مذہب بغیر روح القدس کی تائید کے ہرگز نہیں سمجھ سکتے۔ اور انسانی قربانی کی نسبت صحیح خیال کبھی اُنکے ذہن میں نہیں آسکتا۔ محمدی لوگ خواہ اسمٰعیل کو ذبیح اللہ ٹھہرائیں یا قتل امام حسین پر نجات کا بھروسا رکھیں مگر وہ نہیں جانتے کہ محض انسان کی قربانی کفارہ گناہ کیونکر ہو سکے گی۔

اسلامی کہہ مکریاں

جنرل پنچ ضمیمہ گوہر آصفی کلکتہ مطبوعہ ۱۳۔ اگست میں کسی خادم قوم۔ ن۔ ن۔ کا ایک مسدس شایع ہوا ہی۔ جسمیں بانی اسلام اور دین اسلام کی از حد تعریف بیان کرکے مسلمانوں کی موجودہ تنزلی و ادبار پر گویا مرثیہ لکھا ہی۔ اسمیں شک نہیں کہ مصنف مسدس کا طرز کلام بہت عمدہ اور بلحاظ ایشیائی شعر گوئی فصیح و بلیغ اور بہت شستہ ہی۔

لیکن ابتدائی بندوں میں جو مصنف نے محمد صاحب کی تعریف و توصیف لکھی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ ثنائی الرحول والوں کے زمرہ میں سے ہیں۔ اگرچہ گوہر آصفی کے لایق ایڈیٹر نے اُنکے کلام کی تعریف میں لکھدیا ہے کہ "تمہارا قلم چومنے کو جی چاہتا ہے" مگر ساتھ ہی یہہ بھی لکھا ہے کہ "بار ثنا کرتے وقت جوش میں آکر حد سے کسیقدر آگے بڑھ گئے۔ اور آیہ کریمہ وما انا الا بشر مثلکم یوحی الی۔ الخ۔ کو ملحوظ خاطر نہ رکھا۔" اب مصنف مسدس کا محمد صاحب کی ثنا میں دوسرے بند میں یہہ لکھنا کہ "وہ گویا بشریت میں خدا جلوہ نما تھا" ایڈیٹر گوہر آصفی کے نزدیک "کسیقدر" حد سے آگے بڑھنا ہے۔ نہ یہہ کہ وہ بالکل خلاف قران و احادیث صحیحہ۔ بلکہ کفر ہے۔ وہ بند یہہ ہے:۔

مجموعہ شیرازہ انوار خدا ہے — نوبستہ گل گلبن لولاک لما ہے
ظاہر میں تو انسان ہی انسان سے ہوا ہے — گو یا بشریت میں خدا جلوہ نما ہے
احمد کو خدا اہل صفا کہہ نہیں سکتے۔ — پر غیر خدا بھی بخدا کہہ نہیں سکتے۔

اہل اسلام میں محمد صاحب اور حضرت علی کی نسبت بہت سے اقوال اس قسم کے مشہور ہیں جنسے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُنکے مداحوں کا مطلب و مقصد دلی یہی ہے کہ ممدوحین درجہ الوہیت ضرور رکھتے تھے۔ اگر قرآن میں ذرا سا اشارہ بھی وہ اپنے کلام کی تائید میں پاتے۔ تو معلوم نہیں کیا کچھ کہتے۔ ابتو حرف کہہ مکریاں کہکے اپنے دلوں کو خوش کر لیتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ایسے غلط خیالات عام میں پھیلانے اور حد سے بڑھکر اپنے نبی و علی کی تعریف کرنیکا انجام کیا ہوگا۔ البتہ اگر مذہبی کتاب جسکو منجانب اللہ تسلیم کئے ہوئے ہیں۔ اُن کے ممدوحوں کی الوہیت کی تعلیم صریحاً یا کنایتاً دیتی۔ تو پھر وہ ایسا ظاہر و بیان کرنے میں کسیقدر معذور سمجھے جاتے۔ لیکن درحالیکہ قرآن میں ہرگز ایسا کوئی اشارہ یا کنایہ محمد صاحب یا علی کی نسبت نہیں پایا جاتا۔ تو بھی اس قسم کی باتیں اُنکے حق میں اپنے دل سے گھڑکر اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ اور مسیحیوں پر طعن کرتے ہیں۔ باوجودیکہ انکی کتب مقدسہ مسیح کی الوہیت پر بصراحت شہادت دے رہی ہیں۔ مسیحی اپنے نجات دہندہ کی الوہیت کے ظاہر کرنیکو کہہ مکری ہرگز کام میں نہیں لاتے۔ بلکہ صاف صاف کہتے ہیں کہ "ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ کلام مجسم ہوا۔ اور فضل و راستی سے بھرپور ہوکے ہم میں سکونت کرتا رہا۔ اور ہم نے اس کا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔ "الوہیت کا سارا کمال اُسمیں مجسم ہو رہا ہے"۔ "وہ ان دیکھے خدا کی صورت اور ساری خلقت کا پہلوٹھا ہے۔ کیونکہ اُسی سے سب کچھ پیدا ہوا جو آسمان اور زمین پر ہے۔ دیکھا اور اندیکھا۔ کیا مسندیں۔ کیا خداوندیاں۔ کیا سرداریاں۔ کیا مختاریاں۔ ساری چیزیں اُس سے اور اُسکے لئے پیدا ہوئیں۔ اور وہ سب سے آگے ہے۔ اور سب کچھ اُسمیں بحال رہتا ہے۔ اور وہ بدن یعنی کلیسیا کا سر ہے۔ وہی شروع اور مُردوں میں سے پہلوٹھا ہے۔ تاکہ سب میں اوّل ہو"۔ اب اگر خادم قوم ن۔ ن۔ اپنے کلام کی سند میں کوئی قرانی آیت جیسا کہ انجیل میں مسیح کی نسبت صاف و صریح آیات بکثرت موجود ہیں کہ وہ "بشریت میں خدا جلوہ نما" تھا۔ محمد صاحب کے لئے پیش کریں تو انکا تعریف و ثنا کرنا درست ٹھہریگا۔ ورنہ اسوقت میں شاعرانہ کہہ مکریوں سے کچھ کام نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ مباحثہ اعلیٰ درجہ تک پہنچ گیا ہے:۔

شاعرانہ لن ترانی اور ہے
اور مسیحی خوش بیانی اور ہے

تعصب مذہبی وہ بُری بلا ہے۔ کہ معترض کے کلام و قلم سے ایک ہی ماجرے کو بیان کرتے اور لکھتے وقت باہم متضاد باتیں خود بخود سرزد ہو جاتی ہیں۔ اور پھر تاویلات رکیکہ کام میں لاکے اُنہیں مطابق کرنیکی کوشش کرتا ہے:۔ گوہر آصفی کے ایڈیٹر۔ مولوی مرزا عبداللہ صاحب کے عیسائی ہو جانے کی خبر یوں لکھتے ہیں کہ "پونا کے ایک ذی مقدرت مسلمان مرزا عبداللہ بیگ نامی نے سینٹ پال کے گرجے میں دین عیسائی قبول کیا۔ اور اصطباغ لیا۔ حضرت کا سن شریف ۵۰ برسوں کا ہے۔ غالباً طمع دُنیا نے انکی عقل کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہوگی۔ لیکن انکو یاد رہے ع طمع را سہ حرف است وغیرہ" ہم اس الزام پر زیادہ توجہ کرنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ دین عیسوی کے نومریدوں کے حق میں ایسے ہی کسی نکسی قسم کے الزام۔ ہندو اور محمدی وغیرہ شروع سے لگاتے چلے آئے ہیں۔ اور یہہ ایک نئی بات نہیں جو کلکتہ کے محمدی اخبار نے مرزا صاحب کی نسبت لکھی ہے۔ لیکن ناظرین ایڈیٹر اخبار موصوف کے الفاظ **ذی مقدرت** اور **طمع دُنیا** کو کیونکر مطابق کرینگے؟

اہل اسلام کا یہہ خیال کہ۔ ذبیح اللہ ہونیکی عزت و فضیلت اسمٰعیل کو کسی صورت سے حاصل ہو۔ اس عجیب خطاب کی قدر و منزلت کو ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ صرف اُسی کے ذریعہ سے عہد برکت قایم و مستحکم ہو سکتا ہے۔ اور وہی اکیلا اس لایق ہے کہ "کتاب کی مُہروں کو توڑے"۔ اب اسحاق (یا جیسا محمدی بلا دلیل کہتے ہیں اسمٰعیل) اگر ذبیح اللہ ٹھہرے تو وہ مسیح کی علامت ہوگا۔ اور بیشک ہم اُسکو مبارک اور لایق تعظیم تسلیم کرینگے۔ کیونکہ وہ اُس برہ کا جسکی خدا نے خود تدبیر کرلی پیش نشان تھا۔ ہمارے محمدی بھائی بڑی جد و جہد کر رہے ہیں۔ کہ اسمٰعیل کو ذبیح اللہ ٹھہرائیں۔ مگر قرآن سے کوئی سند و ثبوت اپنے دعویٰ کے لئے نہ پاینگے

مصنف قرآن نے کسی حکمت عملی سے نہ تو اسحاق اور نہ اسمٰعیل کا نام لکھا۔ صرف "یا بنی" یا "غلام" کہہ کر چھوڑ دیا۔ ہمارے ایک معزز مسیحی دوست نے عبارت ذیل روضۃ الاحباب سے نقل کر کے بھیجی ہی جسکو ہم ہدیہ ناظرین کر کے مستدعی انصاف ہیں کہ آیا اسحاق کو ذبیح اللہ ماننے والوں۔ یا اسمٰعیل کو ذبیح اللہ ماننے والوں کی دلیل زبردست اور ناطق ہی۔

وہو ہذا

نقل از روضۃ الاحباب

اختلافست علما را کہ ذبیح اسمٰعیل بودہ یا اسحاق قاضی بیضاوی در تفسیر خویش و امام نواوی در کتاب تہذیب الاسماء واللغات وغیر ہما آوردہ اند کہ اکثر برانند کہ اسمٰعیل بودہ و جمعی کثیر برانند کہ اسحاق بودہ و ہر طایفہ بر مدعی خویش دلیلے وارند آنان کہ میگویند اسحاق بودہ دلیل ایشان است کہ حق تعالیٰ در قرآن مجید میفرماید فبشرناہ بغلام حلیم فلما بلغ معہ السعی قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری۔ چہ ظاہر آیہ دلالت میکند برآنکہ آن پسر کہ ابراہیم با او متبشر شدہ اوست کہ در خواب مامور گشتہ بذبح او۔ و در قرآن ہیچ جا نیست کہ وے متبشر شدہ باشد بغیر از اسحاق ہمچنانکہ در سورہ ہود فبشرناہا باسحاق و در سورہ والصافات میفرماید وبشرناہ باسحاق نبیاً من الصالحین۔ و دیگران حدیث کہ در ذکر نسب یوسف وارد شدہ کہ یوسف نبی اللہ ابن یعقوب اسرائیل اللہ ابن اسحاق ذبیح اللہ۔

و جماعتے برانند کہ اسمٰعیل بودہ و دلیل ایشان آنست کہ حق تعالیٰ در قرآن مجید چوں قصہ ذبیح بیان فرمودہ بعد ازاں میگوید وبشرناہ باسحاق الآیۃ۔ وآنکہ پیغمبر صلعم گفتہ انا ابن الذبیحین مراد از یکے ذبیح اسمٰعیل است و از دیگرے عبد اللہ فقط۔

مسیح کا جی اُٹھنا

اور

وہ کس بات پر دلالت کرتا ہی

ہم ان مختلف روئیتوں پر کوئی تفصیلوار مباحثہ قلمبند نہیں کر سکتے۔ لیکن چند کلمات ضروری ہیں۔ وے بافراط اور بلا شک اس ماجرے کی شہادت کے لئے کافی و وافی ہیں۔ یہ روئیتیں مختلف درجوں کے بافراط گواہوں پر مختلف وقتوں مختلف جگہوں۔ اور حالتوں میں ظہور میں آئیں۔ انمیں بعض روئیتوں کا بیان مفصل کیا گیا ہی جیسا کہ عماؤس کی راہ میں دو شاگردوں کو۔ دریائے گلیل پر سات شاگردوں کو۔ اور بوقت صعود گیارہ شاگردوں کو۔ انکو نہ صرف نظری گواہی۔ بلکہ اُنکے کانوں اور ہاتھوں کی بھی ملی تھی۔ یہ نہ صرف تاریکی میں۔ یا نیم شام کو انہوں نے یے گواہیاں پائیں۔ بلکہ روز روشن میں۔ نہ صرف ایک پلک کی جھپکی میں لیکن عرصہ دراز تک۔ انہوں نے نہ صرف خداوند کو دیکھا بلکہ اُسے کلام کرتے سُنا۔ اور نہ صرف کلام کرتے سُنا۔ بلکہ طویل گفتگو اُنکے ساتھ کی۔ اس مقدمہ کی نسبت رسول بالامکان دھوکہ نہیں کھا سکتے تھے۔ اور نہ اُسکی نسبت جھوٹھ کہنے کی کوئی وجہ رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے قوی اعتقاد کو۔ اس صداقت کے مشتہر کرنے۔ اپنے تئیں نثار کرنے۔ اور نقصان۔ تصدیعہ۔ شرم۔ اور ایذا کی برداشت کرنے میں دکھلایا۔ اور آخر کو اکثروں نے اپنی گواہی پر اپنے خون سے مُہر کی۔ اگر کسی شخص کی حقیقی رویت کے لئے کبھی کوئی کافی گواہی ہو تو ہم انصافاً کہہ سکتے ہیں کہ ایسی گواہی ہمارے پاس موجود ہی۔

جب چاروں انجیل نویسوں کی۔ بلا وساطت شہادت سے گذر کر۔ ہم عہد جدید کی دوسری کتابوں تک پہنچتے۔ تو معلوم کرتے ہیں۔ کہ مسیح کے جی اُٹھنے کا ماجرا۔ اُن سبھوں میں سراسر پایا جاتا ہی۔ جیسا کہ اعمال الرسل سے ظاہر ہوتا ہی رسولوں کی تعلیم کی خاص بنیادی بات۔ یہہ ہی تعلیم بن گئی تھی۔ پطرس نے عید پنتکوست کے روز یروشلم میں۔ جہاں صرف سات ہفتے گذرے۔ یہہ ماجرا واقع ہوا تھا۔ اور جبکہ یہہ فریب (اگر ایسا ہوتا) بآسانی گرفت میں آسکتا تھا۔ اس حقیقت پر ایک طویل تقریر کی۔ اعمال ۲ باب ۲۲ سے ۳۲۔ آیت تک۔ وہ نہ صرف مسیح کے جی اُٹھنے کی منادی و اظہار کرتا ہی۔ بلکہ یہہ کہتا۔ کہ میں۔ اور میرے ہمخدمت رسول اس حقیقت پر گواہ ہیں۔ وہ اُسی صداقت کا اُس صدر مجلس میں۔ جنے چند ہفتے پہلے یسوع پر قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ دلیری سے اظہار کرتا ہی۔ اور یہہ بات صاف ہی۔ کہ اہالیان مجلس بعوض مُردہ لاش کو پیش کرنے کے۔ ان دلیر گواہوں کے آگے جنہوں نے کہا کہ جو باتیں ہم نے دیکھیں اور سُنیں اُنکے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ دب گئے۔ اعمال ۴۔ ۱۰ سے ۱۵ تک اور ۲۰۔ آیت۔ ہم اسی صداقت کا کاملاً اظہار کرتے ہوئے۔ پولوس کو۔ پسدیہ کے انطاکیہ کے عبادتخانہ میں پاتے ہیں۔ اعمال ۱۳۔ ۲۹ سے ۳۷۔ آیت تک۔ پھر اتھینی میں جو قدیم علم و حکمت کا گویا اصلی مرکز تھا۔ ۱۷ باب ۳۱۔ اور قیصریہ میں فسطس۔ اور اگرپا کے روبرو۔ ۲۶ باب ۲۳ سے ۲۶۔ آیات۔ اگر ہم بالکل اعمال الرسل کی گواہی کو قبول کریں۔ تو یہہ بصفائی تحقیق ہی کہ۔ ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے ہی کی حقیقت پر کلیسیا کی بنیاد قایم کی گئی ہی۔

(باقی دارد)

مراسلات

مبارک

پیارے بھائی منشی محمد حسین صاحب دہلوی - اور قاضی عبداللہ صاحب مقام جنڈیالہ کو اسوقت جہاں کہیں ہوں بندہ صفدر علی اپنے تہ دل سے مبارکبادی دیتا ہے کہ خداوند خدا نے اپنے بڑے فضل اور احسان سے انہیں اپنی ابدی بادشاہت میں داخل کیا ہے - امید اور خدا تعالیٰ سے یہہ دعا ہے کہ آنخداوند کے نشان یعنی اسکی صلیب کے نیچے رہکر آپ دنیا اور شیطان سے عمر بھر بڑی جوانمردی اور استقلال کے ساتھ روحانی لڑائی لڑینگے - اور آخر کو فتحیابی کا تاج اُس سچے تاج بخش سے حاصل کرینگے - وہی آپکو اسوقت اور آیندہ بھی ہر وقت سنبھالے اور اپنی بیحد قدرت سے مدد کرے - اور آپکے ساتھ رہے - آمین *

بندہ صفدر علی - از بھنڈارہ ممالک متوسط

یہہ مبارکباد روانہ نہیں کرچکا تھا کہ ۲۲ اگست کے اودھ اخبار میں یہہ مژدہ پایا - کہ جناب مولوی مرزا عبداللہ بیگ صاحب نے شہر پونا میں ۱۲ - اگست کو سینٹ پال چرچ میں جناب پادری ویلر صاحب کے ہاتھ سے بپتسما پاکر شرف مریدی خداوند یسوع مسیح کا حاصل کیا اور اسطرح سے وہ بھی خدا کی ابدی بادشاہت میں داخل ہوئے ہیں - بندہ انہیں بھی اُن دونوں بھائیوں کے ساتھ اپنے دل وجان سے مبارکی دیتا ہے - آمین *

بندہ صفدر علی

اک نظر پہلے ادھر حرف نظارہ ہو جائے

ضروری اپیل

۱۰ - ستمبر کے نورافشاں میں مولوی صفدر علی صاحب پادری نارائن شی شاستری صاحب - پادری ہرفرچی صاحب اور پادری گولکناتھ صاحب کے انتقال پر اپنا افسوس ظاہر کرکے - ہندوستان کے مسیحی نوجوانوں سے یوں مخاطب ہوئے ہیں *

"اب اے جوانو - اور نوجوانو ! - جاگو اور جھٹ پٹ کمریں مضبوط باندھو ! خوب سوچو اور سمجھ لو کہ یے تھوڑے سے بوڑھے جو ادھر اُدھر دکھائی دیتے ہیں - کوئی دن کے مہمان ہیں - آج مرے کل دوسرا دن - چراغ سحری ہیں - حباب ہیں بلکہ آفتاب سر کوہ ہیں - خوب سمجھو کہ یہہ ملک اور یہاں کی کلیسیا اب تمہیں سونپی جاتی ہے جبتک بڑے بوڑھے گھر میں رہتے ہیں اور اُنکے ہاتھ پاؤں چلتے رہتے ہیں تو دنیا کا دستور ہے کہ جوان اور نوجوان بیفکر رہتے ہیں لیکن جب اُنکی چلا چلی کا وقت نزدیک دکھائی دیتا ہے تو یہہ گھر بار سنبھال لیتے ہیں - سوا ای جوانمردو - اور مسیحی بہادرو ! اب یے بوڑھے تو پا برکاب ہیں - اب میدان جنگ میں کارنمایاں دکھانا صرف تمہارا کام ہے - ملکی - دینی - اور دُنیاوی بہتری میں بھی بدل وجان کوشش کرو - لیکن سب سے زیادہ اور سب سے اوّل اپنی اولاد اور احفاد کی دینی اور دنیاوی تعلیم اور تربیت میں اپنے سارے دل اور قوت اور دولت سے کوشش کرو - آنخداوند سے منت اور سماجت کرتے ہوئے - اور اُسکے فضل پر بھروسا رکھتے ہوئے قومی بہتری میں بڑے زور سے محنت کرو - اچھے اچھے دیندار خدا کے فرمانبردار ذیعلم اور لایق لوگ پیدا کرو کہ اس پچھلے کام کے تمہیں ذمہ وار ہو - یہی ایک طریقہ ہر شخص کی ذاتی اور قومی دونوں جہان کی بہبود اور سعادت حاصل کرنیکا ہے بلکہ اگر غور کرو تو اچھی طرح ثابت ہوگا - کہ جبتک قومی ترقی اور بہبود نہ ہو - تبتک ذاتی بہتری حاصل ہونا دشوار بلکہ محال ہے - اسلئے ہر فرد بشر پر قومی بہبود میں کوشش کرنا فرض واجب الادا ہے - جسکے بغیر اپنی یا اپنے خاندان کی بہتری کی اُمید رکھنا خیال خام ہے" *

عبارت مذکورہ کو ناظرین اخبار ایک دفعہ پڑھ چکے ہیں اسکو دوبارہ نقل کرنے کی اس لئے جرأت کی گئی ہے - کہ الفاظ مذکورہ اس قابل ہیں کہ ہر ایک مسیحی جوان - انکو ایک تختی پر خوشخط لکھکر اپنے گلے میں آویزاں کرے " یا ہر وقت اپنے سامنے رکھے اور صبح اُٹھکر اُنکا مطالعہ کرے - اور رات کو سونے سے پہلے پھر نظر ثانی کرے " ہم مولوی صاحب موصوف کے نہایت شکر گذار ہیں کہ وہ ہر موقع اور ہر وقت پر مسیحیوں کو اپنی قومی ترقی و بہبودی کیطرف مایل کرتے رہتے ہیں چاروں طرف دیگر اقوام اپنی قومی بہتری کے لئے سعی و کوشش کر رہے ہیں " کہیں کمیٹیاں ہیں کہیں جلسے - کہیں لکچر ہیں - کہیں مباحثے " مگر ہمارے بھائی عجیب بیفکری کے عالم میں ہیں " اگر انکو فکر ہو تو یہی کہ انکا لڑکا ماسٹر ڈاینیل رام بخش کہلائے اور لڑکی مس صوفی جواہر علی کہلائے " ماسٹر اور مس صاحبہ بننے کے واسطے جس لیاقت کی ضرورت ہے اسکا کچھ خیال نہیں دور اندیشی کا لفظ ہمارے مسیحی بھائیوں کی ڈکشنری میں کہیں لکھا ہی نہیں " ان دنوں ایک اخبار میں ذیل کا قصہ پڑھنے میں آیا جو ہمارے بھائیوں کے لئے بہت مفید اور حسب حال معلوم ہوتا ہے " وہ قصہ یہہ ہے *

"کہتے ہیں کہ پچھلے زمانہ میں مقام تھیبس میں ایک ڈاین جسکا نام سفنکس تھا - سڑک کے کنارے بیٹھی رہتی تھی " وہ ہر ایک شخص سے جو اُس راستے سے گذرتا پہیلیوں میں سوال پوچھتی تھی " جو شخص اُسکی پہیلی کو حل کرکے صحیح جوابدیتا سہی سلامت گذر جاتا تھا " اور جو شخص جواب نہ دیتا یا غلط جوابدیتا اُسے آناً فاناً چیر پھاڑکر اپنا شکار کرلیتی تھی " "

یہی حال آجکل ہندوستانی مسیحی کلیسیا کا ہے :: اب بھی وہی سفنکس کئی سوال پوچھ رہی ہے :: انکا صحیح جوابدینا بہت ضروری ہے :: اگر خاموش رہوگے یا غلط جوابدوگے تو نتیجہ اظہر من الشمس ہے :: سفنکس مذکور پوچھتی ہے :-

۱- تمہارے کلیساؤں کے جھگڑے کب ختم ہونگے :: ایک کہتا ہے کہ میں چرچ آف انگلینڈ کا ممبر ہوں :: دوسرا پرسبٹیرین ہونے پر فخر کرتا ہے :: ایک کہتا ہے کہ بدھو خان ہمارے مشن کا متلاشی ہے - دوسرے مشن کے پادری ولیم امام کرشن خان نے اُسے کیوں اصطباغ دیا :: یہ نفاق کب دور ہوگا :: تم اپنی کلیسیا کا انتظام اپنے ذمے کب لوگے :: کبتک غیروں کی امداد کے محتاج رہوگے :: جلد جواب دو ‡

۲ (جوانوں سے سوال ہے) تم کیا کر رہے ہو :: کیا طرز اختیار کی ہے :: کدھر جاتے ہو :: کیا پیشہ اختیار کروگے :: لائق ہوگے یا آوارہ پھروگے :: شایستگی کب سیکھوگے :: اپنے اخلاق کب درست کروگے :: خودروی اور خودپسندی کب ترک کروگے :: شرم و لحاظ تم میں کیوں کم ہے :: والدین کی فرمانبرداری کا کیوں تم کو خیال نہیں ‡

۳- (لڑکیوں سے سوال ہے) کس دُھن میں چلی جاتی ہو :: کدھر جانیکا ارادہ ہے :: عورت کے کیا فرائض کیا ہیں :: اُسکی تعلیم کا کیا مقصد ہے :: اُسکی تعلیم کے واسطے کون سے امور ضروری ہیں :: فضول کاموں میں اپنا وقت کیوں صرف کرتی ہو :: بھلا بتاؤ کہ اقلیدس والجبرا پڑھنے سے کیا فایدہ ہے :: روٹی پکانے کیواسطے اقلیدس کی کونسی شکل کام آتی ہے :: دال پکانے کے لئے الجبرا کا کونسا قاعدہ لگتا ہے :: آؤ! اب بھی سمجھ جاؤ :: ذری انجام پر نظر ڈالو :: جہاں جاؤگی اس حالت کے مطابق اپنا حال چال بناؤ :: ورنہ لاحل مشکلیں درپیش ہیں ‡

۴- کتنے مسیحی ہیں جو اپنے بال بچوں کیواسطے فکر کرکے کچھ روپیہ بچا رکھتے ہیں :: کیوں فضولخرچی کرتے ہو :: دوراندیش ہوگے یا نہیں ‡ (باقی پھر)

راقم یسوع داس

جناب ایڈیٹر صاحب :-

تسلیم- آجکل یہاں ایک عجیب مقدمہ ہوا جو قابل اندراج اخبار ہے مفصل عرض کرتا ہوں سنئے :-

سنگھ سہایک کا ایڈیٹر

سنگھ سہایک نام ایک اخبار امرتسر سے نکلتا ہے پہلے اُسکے مالک باوا نراین سنگھ صاحب وکیل تھے- پھر انہوں نے کسی خاص وجہ سے اُسکی ایڈیٹری اور پروپرائٹری دولت رام نام ایک شخص کو جو ٹبال کا رہنے والا- اور انکا رشتہ دار قریبی ہے دیدی :: اس شخص نے قماربازوں کی پناہ بنکر حکام مقامی اور پولیس وغیرہ کو ستانا شروع کیا- تاکہ اپنے گروہ کے حوصلے بڑھائے- اور رعب پیدا کرے- اور قماربازی کرنے سے اسکو کوئی روک نہ سکے :: (چنانچہ یہی امر اس مقدمہ کے فیصلے میں بھی لکھا گیا ہے جسکا ہم ذکر کرتے ہیں) چونکہ وہ ایک کم حیثیت شخص تھا- اسپر کوئی ازالہ حیثیت عرفی کی نالش بھی نہ کرتا تھا یہ حضرت سمجھے کہ بس ہمارے سامنے کوئی دم و خم ہی نہیں رکھتا- اگست اور ستمبر کا مہینہ اُسکے حق میں کچھ ایسی بدقسمتی کا زمانہ آیا کہ جدھر سے دیکھو مار- ہر طرف سے پھٹکار :: پہلے پہل امرتسر کے سکھوں نے گورنمنٹ کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجی- اور اسمیں ظاہر کیا کہ سنگھ سہایک کا نام دھوکہ دینیوالا ہے- اُسکی رائے ہماری رائے نہیں- اور نہ وہ سکھوں کا اخبار ہے :: وغیرہ-

ادھر دوم ستمبر کا واقعہ سنئے- کہ دینا نامی ایک شخص نے پولیس میں آکر مخبری کی- کہ چند اشخاص دھرم سال گنگن شاہ میں اسوقت قماربازی کرتے ہیں- اگر پولیس امداد دے تو اسی وقت گرفتار کراسکتا ہوں :: پولیس معہ چند معززین شہر اُسی وقت اسکے ساتھ گئے :: دھرم سال گنگن شاہ میں اسوقت ۱۲- اشخاص مصروف قماربازی تھے- تین آدمی مستیان- پنجاب و لچھمی و کنشی شاہ روپیہ لیکر چھت پر سے کود گئے- باقی ۹- آدمی مسیان منشی دولت رام ایڈیٹر سنگھ سہایک و بشیشر سنگھ و سلام کشمیری و غریب کشمیری و رکھا لگر او مہر اگلے زئی و تردو شی شاہ و ستھرہ و الکم شاہ ستھرہ ساکن پسرور ضلع سیالکوٹ و سنگر شاہ ستھرہ ساکن اونہ ضلع ہوشیارپور معہ قریبًا لو عـــہ نقد دو جوڑے کعبتین- و ۹۸ پتے تاش- ایک چوسر تین عدد دل- و سولہ زرد چوبی- و سولہ خر مہرہ- و آلہ قماربازی- جسکا نام سولی ہوتا ہے- ایک شکنجہ- اور ایک بوتل جسکو بٹ بنا کر کعبتین ڈالتے ہیں گرفتار ہوئے- ایک جوڑا کعبتین اور للہ روپیہ وغیرہ خاص منشی دولت رام صاحب ایڈیٹر سنگھ سہایک کی جیب سے نکلا- مقدمہ صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم یعنی تحصیلدار صاحب کے اجلاس میں پیش ہوا- دوم ستمبر کو پولیس و دیگر معززین شہر- و دینا مخبر- و چند ملزمین کے اظہار ہوئے- بعد اختتام باوجود حکم ضمانت مبلغ دو صد روپیہ- مگر اہل شہر میں سے کسی نے ضمانت ندی- اور تمام رات حوالات میں رہے :: تعجب ہے کہ دولت رام کے والد اور دادا دونوں شہر میں موجود تھے- اور ضمانت ندیگئی :: اگلے روز وہی باوا نراین سنگھ صاحب وکیل تشریف لائے اور دولت رام اور بشیشر سنگھ کی ضمانت داخل کی اور حوالات سے رہا کرائے- اور ملزمین کیطرف سے پیروی مقدمہ بھی کرتے تھے :: سوم ستمبر کو باقیماندہ ملزمین کے اظہار اور ملزموں کے گواہوں کی فہرست پیش ہوئی ::

چہارم ستمبر کو گواہان صفائی منجانب ملزمین پیش ہوئے جنکی شہادتوں میں بڑا اختلاف معلوم ہوا،، بلکہ ایک گواہ سے بجرم دروغ حلفی مبلغ یکصد روپیہ کی ضمانت بھی لیگئی باوا نرائن سنگھ اور دو نیا مخبر ہر ایک گواہ پر جرح کرتے تھے،، چار بجے کے بعد جب کل گواہ پیش ہو چکے۔ تو تحصیلدار صاحب نے حکم دیا کل فیصلہ سُنایا جاویگا،، وکیل ملزمین نے درخواست کی۔ کہ موقعہ پر تحقیقات ہونی چاہیئے،، تحصیلدار صاحب نے کہا۔ کہ میں نے اکثر اہل محلہ کو حلف دیکر تحقیقات کرلی ہے۔ تاہم جن گواہوں کو تم پیش کیا چاہو۔ میں پھر بھی سُن لونگا،، اسی تاریخ کی شام کو تحصیلدار صاحب بلا اطلاع اصحاب موقعہ پر گئے۔ اور تحقیقات کی،، ۵ ستمبر کو قریب ایک بجے حکم سُنایا گیا جسکا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ اس شہر میں قماربازوں کے دو گروہ ہیں۔ اور انکی قماربازی کے باعث سے ہی شہر میں زیادہ وارداتیں ہوتی ہیں کیونکہ جب انکے پاس کھیلنے کیلئے مال نہیں رہتا۔ تو وہ چوری کیا کرتے ہیں،، فریق ہذا جو ہمارے سامنے ہے۔ اسمیں ایک دو کے سوا سب کے سب مختلف جرموں میں سزا یافتہ ہیں لیکن دولت رام ایڈیٹر سنگھ سبھا، پہلے بھی بجرم قماربازی زیر دفعہ ۴۔ ایکٹ ۳ سنہ ۶۷ء سزا پندرہ دن قید کی پاچکا ہے۔ لہذا دولت رام کو تین مہینے قید سخت۔ اور زردوشی شاہ سُتھرہ کو دو مہینے اور باقی سب کو پندرہ پندرہ دن قید کیا جاوے ✤

۶ ستمبر ۱۸۹۱ء کو تمام مجرمین ہمراہ جیل گورداسپور ہوئے

فاعتبروا یا اولی الابصار ✤

اب فرمائیے کہ اس قسم کے ایڈیٹروں سے اخبارات اُردو کی اشاعت پر کچھ اثر پہنچتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو مدلل تحریر فرمائیے؟ ✤

راقم اخگر از بٹالہ

واقعات و ورائیں

اب معلوم ہوا ہے کہ سر چارلس ایلیٹ نے ڈھاکہ میونسپلٹی کا اڈریس اسلئے قبول نہیں کیا۔ کہ پیشتر اس جماعت نے ایک مرتبہ سابق لفٹنٹ گورنر کے استقبال میں میونسپلٹی کا روپیہ صرف کرنے سے انکار کیا ✤

قانون عمر زفاف کے پاس ہونے کے بعد اب بعض مسلمین اخبارات رائے دیتے ہیں کہ تعداد ازدواج کے ذریعہ سے جو ظلم خدا کی خوبصورت مخلوق پر ہوتا ہے وہ بھی قانون قوت سے روکا جائے۔ اسمیں شک نہیں کہ یورپ کی آنکھوں سے دیکھا جائے تو ہمارے اخلاق بلکہ مذہب میں بہت سے نقصان ہیں جب ایک قانون نے اخلاقی اصول میں دخل دہی کی نظیر قایم کردی۔ تو اب صدہا ایسے موقع بیجی بیشو کونسل کو ملتے جائینگے جنکے ذریعہ سے وہ ہمارے رسوم کو الٹ پلٹ کے کچھ سے کچھ کردے ✤

لکھنؤ کے ڈاکخانہ میں ایک ڈاکیہ بھاری چھیوں کو بایں خیال کہ انمیں قیمتی چیزیں ہونگی اپنے کپڑوں میں چھپا رہا تھا۔ اسکو صاحب پوسٹماسٹر نے خود دیکھا جب پوسٹ آفس سے باہر نکلا تو پکڑ کر پولیس کے حوالہ کیا۔ چونکہ یہہ شخص بہت پرانا نوکر تھا۔ اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس نے بہت سی حرکات ناشایستہ کی ہونگی۔ اس شخص کو سخت سزا ہونی چاہیئے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو ✤

کنور ہرنام سنگھ چرچ مشن سوسیٹی لنڈن کو کنور ہرنام سنگھ سی۔ آئی۔ اِی۔ کی موجودگی سے افتخار حاصل ہوا۔ ذیل کا ذکر انکے بارہ میں ہوا ہے۔ کنور ہرنام سنگھ جو زمانہ جوبلی میں انگلستان کو گئے تھے۔ اب اپنی بی بی سمیت پھر آئے ہیں کہ اپنے بیٹوں کو دیکھیں جو ہیرو میں تعلیم پا رہے ہیں یہہ سالسبری اسکوائر میں موجود تھے۔ سفید پگڑی اور انگلش کپڑے پہنے تھے۔ انہوں نے صرف حاجات ہند کا ذکر کیا اور مثالاً ممنونی سے تسلیم کیا کہ سوسیٹیوں نے ہند کیواسطے بہت کچھ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب اعلیٰ تعلیم کیواسطے ملک میں ہر مقام پر خواہش پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ یہہ تعلیم عیسائیت کی ہو۔ کیونکہ گورنمنٹ کے اسکول کالجوں کی تعلیم بے مذہب ہے اور یہہ جو کوشش ہے کہ بغیر مذہبی تعلیم کے تہذیب اور اخلاق کی تعلیم ہوگی محض ناکامی کی ہے اور یہہ قابل غور ہے کہ ہندوستانی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دیجاتی ہے اور دیہات میں بہت کچھ کام تعلیم یافتہ ہندوستانیوں اور پادریوں کے لئے ہے لوگوں کو اسکا بہت کم خیال ہے کہ ہندوستان کی صورت تبدیل ہوتی جاتی ہے۔ ڈاکٹروں اور مشنریوں کی از بس ضرورت ہے ✤

پٹیالہ

مہاراجہ کوپرتھلہ کا لنڈنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہہ امر بخوبی طے ہو گیا ہے۔ کہ موسم خزاں میں مہاراجہ میسور ولایت کا سفر کرینگے۔ یہہ فیصلہ بہت غور و تامل کے بعد ہوا ہے۔ مہاراجہ صاحب ہندو ہیں اور ہمشل اور اعلیٰ درجے کے ہندوؤں کے سمندر سے پرہیز کرتے ہیں،، انکے ہم مذہبوں کا خیال ہے کہ سمندر کا سفر کرنے سے ذات میں فرق آجاتا ہے۔ لیکن ہز ہائنیس بہت روشن ضمیر ہیں۔ اور سفر ولایت کے بھی حد سے زیادہ خواہشمند ہیں۔ کیونکہ ملکہ معظمہ نے چند ہفتہ ہوئے مہاراجہ صاحب کو بلوایا تھا۔ سوال یہہ پیدا ہوا کہ بغیر ذات کے نقصان پہنچائے کیونکر سمندر طے کر سکینگے۔ چنانچہ اسپر بہت زور کے ساتھ بحث ہوئی۔ مہاراجہ صاحب نے لائق اور مشہور ہندو پوجاریوں کو مدعو کیا۔ اور انسے اس سوال کی

بحث کی۔ اور انہوں نے ولایت جانیکا فتویٰ دیدیا۔

راجپوتانہ گزٹ ناقل ہو کہ" اجمیر میں بہت بڑا اور خوفناک قحط پڑ گیا۔ گذشتہ قحط سالیوں میں فقط غلہ ہی کی کمی ہوا کرتی تھی۔ امسال کے آکال میں غلہ۔ گھاس چارہ۔ اور پانی۔ تینوں چیزوں کا کہیں پتہ نہیں۔ نواح اجمیر کے کاشتکار اور کسان اپنی اپنی مویشیوں کو لیکر میواڑ اور مالوہ کیطرف بھاگے جا رہے ہیں۔ شہر میں ابھی سے دیہاتی کنگلوں کے جھنڈ کے جھنڈ نہ معلوم کہاں سے آگئے ہیں جو بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ لوکل حکام امدادی کام جاری کرنے کی تجویزیں کر رہے ہیں۔ چند روز ہوئے کہ مسمیٰ مانگی لال بنیاں اپنے ہمسایہ بقال کے پانچ سالہ لڑکے کو کھلا نا ہوا۔ ۹ بجے شب کے گھر سے جو لاکھن کوٹھری میں ہو نکلا۔ لڑکا بارہ تیرہ روپیہ کا نقرئی زیور پہنے ہوئے تھا۔ مانگی لال کی نیت بگڑی۔ اول تو ایک ہاتھ کا کڑا اور پاؤں کی سانٹھ نکالی۔ اور ایک نل کی ٹونٹی کے قریب چھپا دی۔ دوسرے زیور کے اُتارنیکی کوشش کی مگر نہ اُتر سکا۔ تب ملزم نے اس لڑکے کو اندھیرے باغ میں لیجا کر ایک کنوئیں میں گرا دیا۔ اور گھر چلا گیا۔ کنوئیں کے قریب مالیوں کا گھر ہو۔ انہوں نے لڑکے کے رونے کی آواز سُنی۔ تو خیال کیا کہ ہمارا کوئی بچہ گر پڑا فوراً رسی کے ذریعہ اُتر کر لڑکے کو زندہ کنوئیں سے نکالا۔ اُدھر تو یہ کارروائی ہوئی۔ اودھر ملزم گھر پر آیا تو اُس لڑکے کی ماں نے اُس سے پوچھا کہ تو لڑکے کو کھلا رہا تھا۔ کہاں چھوڑ آیا؟ ملزم بکرنے لگا۔ لڑکے کی ماں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور غل مچانے لگی کہ میرے لڑکے کو بتا دے تو ہی لے گیا تھا۔ مالی اُس لڑکے کو لیکر پولیس میں پہنچے۔ پھر تو لڑکے کے وارثوں کو بھی اطلاع ہو گئی۔ ملزم گرفتار ہو کر سپرد حوالات کیا گیا۔ اور مقدمہ زیر تجویز ہو۔

دہلی کا اخبار لکھتا ہو کہ "روح اللہ خان کی چوکی چنگی پر ڈاکہ پڑنیکی خبر لکھی جا چکی ہو۔ اور رتن سنگھ گوجر جسکو پولیس نے موقع پر گرفتار کیا تھا۔ اس سے یہہ وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر تو مقدمہ کا مفصل حال بتلا دیگا تو بالکل رہا کر دیا جائیگا۔ چنانچہ اس شخص نے اپنی کوشش سے مجرموں کو مع مال گرفتار کرا دیا۔ اب بتاریخ ۳ ستمبر کو باجلاس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر چار ملزموں کو تین تین سال قید کی سزا ہوئی۔ اور رتن سنگھ رہا ہو گیا۔

رائے بہادر لالہ پیارے لال صاحب آنریری اسسٹنٹ کمشنر کے خورد سال لڑکے کا زیور کسی نے اُتار لیا۔ زیور قریب آٹھ سو روپیہ کی مالیت تھا۔ پہلے بھی ایسا ہو چکا ہو۔ مگر رائے صاحب نے اپنی دریا دلی سے پولیس میں خبر نہیں کی تھی۔ اسدفعہ پولیس کو اطلاع دیگئی اُمید ہو کہ مال برآمد ہو جائیگا۔ اب انکے ملازمان روکے گئے ہیں۔

ایک نئی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مقتول کو قاتل کا دھیان اس درجہ ہوتا ہو کہ قاتل کی صورت مقتول کی آنکھوں میں بسی ہوتی ہو۔ سینٹ پیٹرس برگ میں آجکل عکسی تصویروں کی نمایش ہوئی۔ اُنمیں ایک عورت کی آنکھ کے اُس پردہ کی تصویر تھی کہ جسمیں اوّل احساس بصارت کا ہوتا ہو۔ اس پردہ میں قاتل کی تصویر ایسی نمایاں تھی کہ اُسکی صورت اچھی طرح پہچانی جاتی تھی۔ اُس عورت کو چند روز پہلے اُسنے بمقام سامرہ قتل کیا تھا۔ پیسہ

فرانس میں ایک پتھر توڑا گیا تو اُس میں سے ایک مکڑی نکلی۔ اندازہ کیا گیا کہ یہہ پتھر کم سے کم چار سو برس کا ہوگا۔ مگر یہہ مکڑی بالکل تازہ دم ہو اور تھوڑی عمر کی معلوم ہوتی ہو۔ یہہ بھی ثابت ہوا کہ وہ مکڑی اندھی ہو۔ ماہران علم طبعیات اس مکڑی کی پیدایش میں حیران ہیں۔ "

ملکہ قیصرہ ہند نے گزٹ آف انڈیا میں اشتہار دیا ہو کہ منی پور ملحق نہ کیا جائیگا۔ اور مہاراجہ سابق کے خاندان سے کوئی شخص منتخب کرکے گورنمنٹ ہند گدی پر بٹھائیگی تمام ملک اس ترحم خسروانہ کا شکر گذار ہوگا۔

برہما کے شہر منڈلی میں پیٹر نامی گورا کسی برہمی کے گھر میں بندوق لیکر گھس گیا۔ جب مالک مکان نے ڈپٹی کمشنر صاحب کے یہاں مداخلت بیجا بخانہ کی عرضی دی تو صاحب بہادر نے صرف اس بنا پر کہ پیٹر والنٹیر سپاہی ہو۔ عرضی خارج کی۔ کیا خوب! وجہ تو معقول تھی۔ "

نیم ٹرانگریزی خوان نصیحت پکڑیں۔ پولیس انسپکٹر فٹز جرالڈ معہ اپنی میم صاحبہ کے لکھنؤ کے چوک میں سیر کر رہے تھے میم صاحبہ نے کسی دلال کے لڑکے سے کسی سوداگر کی دوکان دریافت کی۔ لڑکا بولا کہ ڈیر (پیاری) اسطرف ہو۔ صاحب بہادر نے فوراً لڑکے کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔ وہاں کافی دھول پوجا کے بعد سٹی مجسٹریٹ کے یہاں صہ دچھنا دینے پڑے۔

حضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے جیلخانوں کے ملاحظہ کیلئے جو وزیٹر مقرر فرمائے ہیں یا آیندہ مقرر فرمائینگے انکی ممبری کی میعاد دو برس سے متجاوز نہ ہوا کریگی انکا تقرر صاحبان ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کی سفارش سے ہوا کریگا۔ اور اُن انتظامی معاملات جیل میں جسکا اثر قیدیوں کی آسایش یا صحت پر پڑتا ہوگا اُنسے صلاح لیجایا کریگی۔ "

پنجاب کا وہ نوجوان سنگھ جو لنڈن کے ایوان قیصری میں معماری کا کام کر رہا ہو ستر روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہو۔ یہہ تھوڑی خوشی کی بات نہیں ہو کہ ایک مٹھو معمار آجکل وہاں کام کرتا ہو جہاں ہزار ہا روپیہ ماہوار تنخواہ پانیوالے انجنیر کام کرتے ہیں۔ "

ریاست گوالیار کے ایک تحصیلدار کے دو لڑکے شادی کرنے گئے بعد شادی معاودت کر کے جب مکان پر آئے تو دونوں ہی تندرست ہوئے صبح کو وہ دونو اور نیز اُنکا ایک بھانجا جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

گویا سارا ہی گھر ایک دم میں برباد ہو گیا ✤

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر وسط ہند کی رپورٹ سالانہ نسبت انتظام ریاست بھوپال نے بدخواہوں کی زبان بند کر دی۔ بلکہ انکو پشیمانی ہوئی۔ صاحب موصوف اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ منشی امتیاز علی صاحب وزیر بھوپال کی کوشش سے ڈکیتی ریاست بھوپال میں بند ہو گئی۔ اب کوئی واردات غارتگری کی وہاں نہیں ہوتی ✤

شہنشاہ جرمن نے ایک تحریر کے ذریعہ سے سلطان المعظم کا شکریہ ادا کیا کہ جن مسافروں کو فی الحال ڈاکوؤں نے پکڑا تھا۔ انکے ساتھ باب عالی نے نہایت ہمدردی کی حضرت سلطان نے بھی اسکے جواب میں شہنشاہ جرمن سے اپنی احسانمندی ظاہر کی ✤

لاہور کے دُکانداروں کی درخواست پر جو انہوں نے سختی تشخیص ٹیکس کی بابت دی تھی ڈپٹی کمشنر صاحب نے ۵ سال گذشتہ کے کاغذات طلب کئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سائلوں میں اکثر لوگ ہیں جنکی آمدنی سو روپیہ سالانہ سے کم ہے ✤

انارکلی میں ایک شخص کو ہیضہ ہوا۔ پیاس کی شدت تھی رشتہ داروں کو پانی دینے میں تامل ہوا ۔ مریض غصہ میں آ کر ایک کنوئیں میں جا کودا۔ اتفاقاً ایک پولیسمین قریب تھا۔ اُسنے فوراً کنوئیں میں کود کر اسکو زندہ نکالا۔ مریض ہسپتال میں ہے ✤

ریاست کپورتھلہ کے ایک باشندہ نے امیر خیرپور سندھ کی ایک چٹھی بنائی اور اُسپر مہر بھی تیار کی وہ خط سردار لال سنگھ کلیان امرتسری کے نام تھا ۔ امیر خیرپور نے اُس شخص پر جعل کا دعویٰ کیا ہے جو رائے بدری داس صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں دایر ہے ✤

ضلع لاہور کے دو بدمعاشوں نے یہہ پیشہ اختیار کر رکھا تھا کہ اپنے ساتھ ایک عورت رکھ چھوڑی تھی۔ اُس عورت کو کسی شخص کے ہاتھ بیچ ڈالتے تھے۔ دس پندرہ روز کے بعد وہ عورت کل مال و متاع لیکر رفوچکر ہو جاتی تھی۔ اور اپنے ساتھیوں سے جا ملتی تھی ۔ اس مرتبہ وہ ۲۷۰ روپیہ کو فروخت ہوئی تھی۔ لیکن شکر کی بات ہے کہ وہ کل بدمعاش گرفتار ہو گئے ہیں ✤

ریلوے ٹرین سے کود کر بھاگنا ظاہرا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ مگر حال کے تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ کچھ مشکل نہیں ہے۔ بیڑی اور ہتھکڑی اور جگہہ کا آدمیں۔ مگر ریلوے ٹرین میں فضول ہیں ۔ ریل میں پولیس جو محافظت کیلئے ہمراہ ہوتی ہے۔ اُسے بھی ریل میں خوب نیند آتی ہے ۔ دو چار ہی دن کے عرصہ میں کئی وارداتیں اس قسم کی ہو چکی ہیں کہ قیدی ریل سے بھاگ گئے ۔ کل ہی کا ذکر ہے۔ کہ بمبئی کے پاس سے ایک انگریز مجرم بھاگا اب یہہ خبر ہے کہ احمدآباد کے قریب ہندوستانی ڈاکو بھاگے ۔ اور ہندوقیں بھی ہمراہ لے گئے ۔ یہہ بھی معلوم نہیں ہوا ہے کہ اسوقت پولیس والے کس خواب خرگوش میں تھے۔ مگر شاید ہتھکڑیوں کے بھروسے پر سو رہتے ہوں ✤

جودھپور کی خبر سے معلوم ہوا۔ کہ گرمی بکثرت ہے۔ ابر رہتے ہیں۔ بارش کا نام نہیں ہے۔ گو پرگنوں میں ہوتی ہے۔ مگر جودھپور اور اُسکے مضافات میں کمی ہے ۔ نرخ غلہ گراں ہوتا جاتا ہے۔ گھاس مویشیوں کو ملنا دشوار ہے۔ خدا فضل کرے ✤

ولایت کا ایک اخبار ہندوستانی پریس پر زہر اُگلتے وقت صلاح دیتا ہے۔ کہ بہتر ہو کہ انگریز ہندوستان میں ایک ایسا اخبار جاری کریں جو سرکاری انتظام میں ہو اور دیسی اخباروں کی غلط بیانیوں کا افشا کیا کرے ۔ اور سرکاری پالیسی کی بہتری عوام میں پھیلایا کرے ۔ اسکی قیمت بہت ہی کم ہو بلکہ مفت ہو تو اور بھی بہتر ہو۔ کئی زبانوں میں شایع کیا جاوے ✤

پیشتر یہہ گپ اُڑی تھی کہ پامیر میں کچھ روسی جنکی تعداد چھ سو کے قریب بیان کی جاتی تھی۔ حالات دریافت کر رہے ہیں ۔ پھر اس سوئی کا پھاوڑہ یہہ بنا کہ وہ ہزار آدمی ہیں۔ لیکن حقیقت حال یوں ہے کہ صرف چالیس کاسک اور ساٹھ پیدل سپاہی ہیں۔ یہہ لوگ کوہ ہندوکش کے شمال جانب پھر رہے ہیں ۔ کپتان ینگ ہسبنڈ صاحب کو اور لفٹنٹ ڈیوڈسن کو انکی جماعتیں ملی تھیں ✤

ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ بیس برس کا عرصہ گذرا ممالک شمال مغرب کے چھ لاکھ باشندے دخترکشی کے لئے پولیس کی خاص نگرانی میں تھے۔ اسوقت جو کارروائی کی گئی اسمیں ایسی کامیابی ہوئی کہ یہہ جرم روز بروز معدوم ہوتا جاتا ہے اور اب صرف ساٹھ ہزار باشندے پولیس کی نگرانی میں ہیں۔ اور چونکہ اب ہند کی عورتوں کو بھی تعلیم یافتہ بنانے کے لئے ہر طرح کی کوشش کیجاتی ہے اسلئے اُمید ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں پر ظلم کا ہاتھ دراز نہ کرینگی ✤

حضور ملکہ معظمہ کے زیر حکومت :۔ ایک براعظم۔ سو جزیرہ نما۔ پانسو راس الممالک ایک ہزار جھیلیں ۲ ہزار دریا۔ اور قریب ۱۰ ہزار جزایر۔ اور سب سے زیادہ یہہ کہ ہندوستان اور ۴۰ کروڑ خدا کی مخلوق ہماری حضور ملکہ قیصر ہند دام اقبالہا کے زیر حکومت ہے۔ عوام کا یہہ خیال ہے کہ اسوقت سب سے بڑی طاقتور سلطنت روس ہے۔ مگر یہہ غلط ہے۔ سلطنت انگریزی سب سے زیادہ عظیم الشان بلاشبہ سب سے دولتمند ہے تمام سلطنت انگریزی کا رقبہ ایک کروڑ مربع میل کے ہے۔ روس کا ۸۶ لاکھ جسمیں ساڑھے دس کروڑ کی آبادی ہے۔ مگر انگریزی حکومت میں ۲۹ کروڑ کی آبادی ہو گئی ہے۔ تمام سلطنت روس میں کل ۱۷ ہزار میل ریل ہے حضور قیصر ہند کی حکومت میں ½۵۴ ہزار میل ہے ✤

امیر کابل اپنے حرم میں ایک اور بی بی داخل

کرنیوالے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اب بھی کثیر تعداد موجود ہے۔ یہہ شرف اس مرتبہ مرزا ابوطالب قزلباش کی صاحبزادی کو حاصل ہونیوالا ہے۔ منگنی ہوگئی ہے۔ اب کوئی دن میں "دو آج میری منگنی کل بیراہ بیاہ" والی مثل ہوا چاہتی ہے۔ بہی مدن منانے کو امیر صاحب جلال آباد جائینگے۔ بیگم مستقبل کا برس پندرہ یا سولہ کا سن ہے۔ ممکن ہے کہ امیر سرما قندھار میں صرف کریں ✣

ایڈیٹر طوطی ہند کے مدعیوں کیطرف سے باجلاس صاحب کلکٹر بہادر ضلع دو سو پندرہ روپیہ کا دعوی ہوا۔ کیونکہ جائینٹ مجسٹریٹ میرٹھ مسٹر ہوپ صاحب بہادر نے فیصلہ میں لکھدیا تھا کہ ایڈیٹر کے جرمانہ سے مناسب خرچہ مدعیان کو دلایا جاوے۔ صاحب کلکٹر بہادر نے ثبوت مانگا مدعیان نے بھی ثبوت پیش کیا۔ اسپر صاحب کلکٹر بہادر نے دعوی خارج کیا۔ اور حکم دیا کہ دیوانی میں دعوی کرو۔ اب مسٹر پیارے لال صاحب بیرسٹر کی معرفت مدعیان دیوانی کرینگے ✣ مہر نیمروز

امریکہ میں ایک ذات شریف ایک ریلوے انجن چرانے لئے جاتے تھے۔ حضرت جیب میں رکھکر نہیں نہ پیٹھ پر یا سر پر لاد کرلے جاتے۔ کیونکہ یہہ کوئی چھوٹی چیز تو ہے ہی نہیں۔ اُسے سڑک پرلئے جاتے تھے اتفاق سے اودھر سے گاڑی آرہی تھی گاڑیاں ٹکرا گئیں اور ذات شریف جنکو مہذب چور کہنا واجب ہے گرفتار ہوئے ✣

دہلی میں متصل مسجد فتحپوری کے ایک نرائن نامی کھتری نے اپنی بی بی اور ایک اپنے خورد سال لڑکے کو استرے سے سخت زخمی کیا۔ ایک کہار جو قریب رہتا تھا چھڑانے گیا تو اُسکا بھی یہی حال کیا۔ بعد میں اپنے آپ کو بھی سخت زخمی کیا۔ لڑکا چار سالہ مرگیا۔ تینوں مجروح جان بلب ہسپتال میں ہیں ✣

جو لوگ منی پور کے فساد میں مجرم ٹھہرائے گئے تھے آخر کار اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ یہہ لوگ جو پھانسی دیئے گئے وہی ہیں جو چند روز پیشتر مہاراجہ۔ وزیر اعظم۔ جرنیل کرنیل وغیرہ کہلاتے تھے۔ عبرت! عبرت!! اسی جرنیلی اور کرنیلی نے انہیں مغرور کردیا۔ اور یہہ سمجھ بیٹھے کہ سلطنت انگلشیہ کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ جو کچھ ہیں ہم ہی ہیں ✣

مَاذَا اَلْخَاضَکَ یَا مَغْرُوْرُ فِی الْخَطَرِ
حَتّیٰ هَلَکْتَ فَلَیْتَ النَّمْلُ لَمْ تَطِرِ ✣

(ترجمہ) کس چیز نے ای مغرور تجھے خطرہ میں ڈالدیا کہ تو ہلاک ہوگیا۔ کاش چیونٹی کو پر نہ لگتے ✣

ہندوستانی رئیسوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اگرچہ گورنمنٹ یا اُسکے کسی افسر کی غلطی ہوا سے غلطی نہ تصور کرنی چاہئے۔ بلکہ یہی کہنا چاہئے کہ حضور "ہم گنہگار ہیں"

مغرز جعفر بحوالہ صادق الاخبار بہاولپور تحریر فرماتے ہیں کہ شہر میں چوری کا شکوہ چلا چلتا ہے۔ سُنا ہے کہ ایک غریب ہندو کے گھر میں چوروں نے گھسکر کپڑا التا جو کارآمد پایا لیا اور چلتے ہوئے۔ پرانے کپڑوں میں آگ لگادی تاکہ بدقسمت مالک بالکل بے مصرف رہجاوے۔ مرد کے نام سے اُس گھر میں کوئی موجود نہ تھا۔ ایک بڑھیا بچہ لئے چھت پر سوئی تھی جسے چوروں کے حرکات کی مطلق خبر تک نہ ہوئی۔ روندگشت کرتی ہوئی جو وہاں پہنچی تو مکان کو آتشزدگی میں پاکر مالک کو پکارا جسکا جواب بڑھیا نے اوپر سے دیا کہ بدون میرے کوئی اور اندر نہیں نہ آگ لگنے کا علم ہے۔ باہمت کوتوال نے فوراً ہمسائیوں وغیرہ کے جمع سے ہاتھوں ہاتھ آگ بجھائی۔ اور دو راز عمر بڑھیا اور بچہ کو بچایا اگر کچھ دیر اور آگ لگی رہتی تو جان اور مکان دونوں کی خیر نہ تھی ✣

مقدمہ لائبل ٹریبون کیطرف سے کلکتہ و جلیپور کے گواہوں کی گواہی بذریعہ کمیشن کے بجاوی کمیشن مقرر ہوگیا ✣

ملکوں اور باشندوں کی مختصر خبریں

وہ دن دور نہیں جبکہ ملک سیام کو انگریز و فرنچ باہم بانٹ لینگے۔ سیام کی رعایا اپنے بادشاہ سے ناراض ہے۔ حکومت ابتر ہے ✣

انگلستان اور جرمنی کے درمیان ایک خاص سلسلہ تار برقی قایم ہوگا ✣

آسٹریا میں ایک جدید قسم کی خونخوار بارود ایجاد ہوئی۔ اسکے ایک فیر سے پانسو آدمی مرسکتے ہیں۔ اجزا پوشیدہ رکھے گئے ✣

کینڈا میں حکام وزارت کے جرایم رشوت پر سخت ملکی جوش پھیلا ہے ✣

کابل سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کو موقع ملے تو ضرور یورپ کا سیر کر آویں۔ امیر بخارا کی دیکھا دیکھی یہہ شوق پیدا ہوا جو اکٹوبر میں روس کو جاوینگے ✣

وزیر اعظم روم کی موقوفی فرانس و روس کے حق میں فتح سمجھی گئی ✣

اخبار عام سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ روس نے حکم دیا ہے وارسا میں فوراً عظیم فوج جنگی جمع ہو ✣

چین کے مقام ایچانگ میں رعایا نے فساد کرکے انگریزی سفارت کو برباد کر ڈالا۔ ایک فرنچ گنبوٹ اُس مقام کو روانہ ہوا کہ دیکھے کیا ہوا ہے ✣

مقام مارٹینگ میں جو طوفان آیا تھا۔ چار سو جانیں ضایع ہوئی تھیں۔ گورنمنٹ فرانس نے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے دس لاکھ فرانکس دیئے ✣

کلکتہ میں افواہ ہے کہ امیر کابل اپریل ۹۲ء میں ہندوستان آوینگے ✣

یورپ والوں نے غضب کیا کہ کیلہ (میوہ) سے آٹا بنالیا

سلطان روم نے اپنے وزیراعظم اور دیگر وزرا کو موقوف کر دیا۔ اسکی وجہ مختلف بیان کیجاتی ہے۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ یہہ لوگ سلطان کو گمراہ کرتے تھے۔ بعض کا گمان ہے کہ وہ انگلستان کے دربردہ خیرخواہ تھے ✦

آکسفورڈ یونیورسٹی میں ستره ہندوستانی طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ ہندوستانی طالب علموں کا شمار ولایت میں روزبروز ترقی پر ہے ✦

اِس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ سلطان روم نے روسی جہازوں کے لئے بحر وار ڈنلز کھولدیا۔ ہاں روسی والنٹیر جہازوں کو گذرنے دیا۔ پہلی خبر نے جرمنی و انگلستان میں سخت غصہ پیدا کر دیا تھا ✦

چین کے مقام ایچانگ میں عیسائی مشنریوں کے خلاف ایک اَوربلوہ ہوا۔ رعایا نے اِن اجنبیوں کے مکانات جلا دئے۔ مال و اسباب لوٹ لیا۔ مگر کوئی جان ضایع نہ ہوئی ✦

نورمبرگ (بیوریا) سے ویئنا ۳۲۰ میل ہے کسی شخص نے نورمبرگ سے ۱۲۰ کبوتر چھوڑے۔ وہ سب آٹھ بجے سے پیشتر ویئنا پہنچے۔ انمیں سے ایک کبوتر نو گھنٹے ۱۱ منٹ میں ویئنا آ پہنچا۔ ریل گاڑی کی تیزی اس کبوتر کی تیزی کے سامنے کچھ بھی نہیں ✦

محکمہ فوج کیطرف سے یہہ حکم جاری ہوا ہے کہ دیسی سوار جبتک کسی زبان میں لکھنا پڑھنا نہ سیکھ لینگے تبتک انکی تنخواہ میں اضافہ نہ کیا جاویگا ✦

ہندوستان کے انگریزی اخباروں پایونیر اور انگلشمین نے لنڈن کی کانگریس صحت کی اس تجویز کو پسند کیا ہے کہ مُردوں کا جلانا بہ نسبت دفنانے کے مفید ہے ✦

بمبئی کارپوریشن نے گورنمنٹ میں ایک ہسپتال متعدی امراض کے لئے ایک جدا ہسپتال قایم کرنے کے لئے بھیجا ہے ✦

لاہور ٹرامبے جسپر دو لاکھ صرف ہوا تھا ۲۹ ماہ گذشتہ کو نیلام ہونیوالی تھی۔ صرف دس ہزار قیمت لگائی گئی ✦

انبالہ دہلی کالکا ریلوے جسکی رفتار بوجہ موسم برسات کم کر دیگئی تھی۔ یکم ماہ حال سے پھر بدستور کر دیگئی ✦

لکھنؤ کے بعد عیاشی میں اب بداؤں کا نمبر ہے۔ حال میں ایک چودھری صاحب نے رنڈی کے باعث پھانسی پائی۔ دوسرے نے لکھنؤ میں .... دروازہ پر ہیضہ سے جان دی ✦

نینی تال کے صاحب مجسٹریٹ نے وہاں کے پادری صاحب سے منجانب مسلمانان درخواست کی تھی کہ براہ مہربانی عشرہ محرم میں آپ ایک گھنٹہ دیر سے گرجا کیا کریں۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس عنایت کے سب مسلمان شکرگذار ہیں ✦

بمبئی احمدآباد کے درمیان وہ ڈاکو جنہوں نے کاٹھیاوار میں ڈاکے ڈالے تھے بحراست پولیس بمبئی کو جارہے تھے ۳۱۔ اگست پیر کے روز نصف شب کیوقت اُنہوں نے سپاہیوں پر حملہ کر کے ایک کو قتل کیا اور قید سے نکل بھاگ گئے۔ پولیس تعاقب میں بھیجی گئی ✦

بمبئی کے پارسیوں نے باہمی چندہ سے فروده بائی اور بیجو بائی کے باعث ہلاکت کا پتہ لگانیوالے کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے ✦

بمبئی کے ہوٹل میں ایک انگریز مسافر ایک تھیلی بھول گیا تھا جسمیں ایک ہزار کے نوٹ اور کئی سو کے قیمتی کاغذات اور دستاویز تھے۔ مالک ہوٹل نے کمشنر پولیس کی معرفت یہہ تھیلی مالک کے پاس روانہ کر دی ✦

گریٹ برٹن اور دیگر نوآبادیوں کے درمیان گورنمنٹ ایک پیسے کا ٹکٹ جاری کریگی ✦

ایک شخص مسمی ناصر موچی ساکن موضع برج احمدخان تحصیل پنڈدادنخان کو عدالت سشن جہلم سے اس جرم میں پھانسی کا حکم ہوا کہ اُسنے اپنے خسر بیوہ کو ورثہ کے لالچ میں مار ڈالا تھا ✦

پولیس لاہور نے ایک اور چھاپہ مار گرفتار بازوں کا گروہ گرفتار کیا ہے ✦

ہمارا معزز ہمعصر آفتاب پنجاب لکھتا ہے۔ کہ لاہور کے گرد نواح میں تو ہیضہ کا بہت زور ہے۔ البتہ شہر میں اس مرض موذی کا زور کچھ کم ہے۔ مگر زکام کھانسی تپ بخار کا اتفاق ضرور ہے ✦

سیالکوٹ میں ایک عورت گرفتار کی گئی جو ریلوے کے زنانہ مسافروں کے ٹکٹ چُرایا کرتی تھی ✦

افسوس سے لکھتے ہیں ۲۴۔ اگست کو جناب راجہ مادھوسنگھ صاحب والی ریاست امیٹھی نے بنارس میں انتقال فرمایا۔ آپکے کوئی اولاد نہیں ہے دیکھئے ریاست کا کیا بندوبست ہوتا ہے ✦

کلکتہ کے ایک شریف خاندان کی نوعمر لڑکی نے پردہ داری کی بندش توڑ کر اپنا نام زنانہ مڈلکل اسکول میں لکھوایا ہے ✦

پایونیر کا خیال ہے کہ سر چارلس کراستھویٹ صاحب سر آکلنڈ کالون صاحب کی جگہہ آئندہ کو ممالک مغربی و شمالی کے لفٹنٹ گورنر ہونگے ✦

حضور نظام حیدرآباد نے ایک سوداگر مسٹر الگزنڈر ایم جیکب نامی کو ۲۳ لاکھ روپیہ ایک ہیرا خریدنے کے لئے دیئے تھے وہ دبا بیٹھا۔ مقدمہ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس میں دایر ہے ✦

شام بازار (کلکتہ) کی مسجد کے مقدمہ میں پہلے گروہ کے مقدمہ کی تجویز جیوریوں کی مخالفت کیوجہ سے دو ہفتوں تک ملتوی رہی تھی۔ اب دوسرے

گروہ کے مقدمہ کی تجویز کو بھی اسیوجہ سے ملتوی ہونا پڑا ✣

گذشتہ فسادِ بنارس کا ایک مفرور ملزم ہوا پانڈے نام جسکی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری تھا ازخود چلا آیا۔ اب وہ چالیس ہزار کی ضمانت پر رہا ہی ✣

ضلع جھانسی کی سرحد پر پولیس اور ڈاکوؤں میں بندوق بازی کے ساتھ سخت مقابلہ ہوا۔ دو پولیسمینوں کو ڈاکو قتل کرکے چلدیئے۔ پولیس در پئے تلاش ہی ✣

ضلع مرادآباد کے ایک مدرسہ میں ایک چاقو بردار لڑکوں میں جھگڑا ہوا۔ اسی باہمی تکرار میں ایک نے دوسرے کے پیٹ میں چاقو مارا۔ زخم ایسا کاری لگا کہ مجروح جانبر نہ ہوسکا ✣

اٹاوہ میں ایک تعلیم یافتہ انگریزی محرر کا تنزل چپڑاسی گری پر کیا گیا ہی۔ کانپور گزٹ اسپر کہتا ہی کہ "اہل ہند! اور انگریزی پڑھو۔ مڈل پاس کرو۔ تجارت سے دور بھاگو" ✣

لاہور فورٹ کے دو گوروں نے ایک کتے کو بندوق سے مار دیا۔ جب لوگوں نے انکا تعاقب کیا تو بندوق چھوڑکر بھاگ گئے۔ بندوق تو پولیس کی معرفت مل گئی۔ مگر کتے کا مالک دیوانی میں نالش کرنا چاہتا ہی ✣

اخبار عام ناقل ہی کہ مالک اخبار ٹریبیون کا مقدمہ لائیبل تشہر دار برٹن پر ۵۳ ہزار روپیہ صرف ہوچکا ہی ؎ چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ✣

اجمیر میں پادری لاہن صاحب کا کام بہت دور تک پھیل گیا ہی۔ سب لوگ چاروں طرف سے عیسائی ہونیکو آتے ہیں۔ اور انکے رشتہ دار بھی انکے آنے سے چونکہ کر مذہب مسیحی کی حقیقت دریافت کرنے لگے ہیں ✣

پادری ٹی جے سکاٹ صاحب کوکب ہند میں لکھتے ہیں۔ کہ اب ہمارے ہاں بپتسماؤں کا شمار ایک ہزار ماہواری سے زیادہ ہوتا ہی ۔۔ اگر ہر ایک نومرید سے فی کس دو پیسے چندہ لئے جائیں تو ۲۰۰۰۔ اشخاص اپنے پاسٹر کے لئے نو روپے چھ آنہ ماہوار بہم پہنچا سکتے ہیں ✣

تار کی خبریں

نیویارک ۴ ستمبر پریسیڈنٹ جنگی جہاز کے ... اور امیرل نے بلوائیوں کی اطاعت قبول کی اور اسطرح بالمسیڈا کی اطاعت مکمل ہوگئی ہی ✣ رہ گیا

قسطنطنیہ ۴ ستمبر سلطان نے بجائے کامل پاشا کے اجود پاشا کو وزیر اعظم مقرر کیا ✣

پیرس ۴ ستمبر فرانسیسی فوج کی قواعد ہوئی۔ تھی تو ایک غبارہ اڑا کر باندھ دیا تھا اسپر ٹیلیفون لگا یا تھا جسکا تار مختلف ڈویژنوں میں تھا۔ اُسنے افسران اشاف کو فوجوں کی نقل و حرکت کی اطلاع دی ✣

کلکتہ ۴ ستمبر آج چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس میں ایک درخواست واسطے گرفتاری مسٹر اے ایم جیکب ساکن شملہ کے گذری۔ درخواست کے موجبات یہہ ہیں کہ گذشتہ مارچ میں مسٹر جیکب نے حضور نظام سے ایک ہیرے کی فروخت کی نسبت جسکا نمونہ مسٹر موصوف کے پاس تھا بندوبست کیا ۴۶ لاکھ روپیہ اُسکی قیمت مقرر ہوئی اور ۲۳ لاکھ روپیہ مسٹر جیکب کو دیا گیا اور یہہ اقرار ہوا کہ اگر ہیرا پسند نہ آیا تو واپس کیا جاویگا مسٹر جیکب نے اور ۵۰ ہزار روپیہ پیشگی لیا۔ یہہ ہیرا موسومہ امپیریل مسٹر جیکب نے ۲۳ لاکھ کو مسٹر پیٹر لیورسن اینڈ کو سے معرفت مسرس کلبرن اینڈ کو آف کلکتہ کے لیا تھا۔ اخیر کو حضور نظام نے ہیرے کے لینے سے اسوجہ پر انکار کیا کہ وہ نمونہ کے مطابق نہ تھا۔ اب مسٹر جیکب کی دھوکہ دہی اور روپیہ واپس نہ دینے پر وارنٹ گرفتاری کی درخواست ہوئی ہی جسپر وارنٹ جاری کیا گیا ✣

الہ آباد ۵ ستمبر جمعرات کی رات کو آگرہ سنٹرل جیل سے قیدیوں کے ایک گروہ نے نکلنے کی کوشش کی مگر فوراً انکو روکا گیا۔ اور اس کشمکش میں قیدیوں میں سے تین آدمی ضربوں کے سبب سے مرگئے۔ وارڈ جیل اور پولیس بھی زخمی ہوئے ✣

پیکن ۳ ستمبر ایک اور ہوے کی خبر جو باشندگان ممالک غیر کے خلاف ہوا اچنگ سے آئی ہی جہاں مشن اور باشندگان ملک غیر کا مال و اسباب ایک مجمع نے جلادیا ہی۔ کوئی جان تلف نہیں ہوئی ✣

پیکن ۵ ستمبر مفصل حالات اچنگ سے معلوم ہوا کہ غدر میں عوام نے حملہ کیا اور برٹش کانسل کے مکان کو اجاڑ دیا فرانسیسی گنبوٹ وہاں قطعی کارروائی کا حکم لیکر گیا ہی ✣

تصحیح

بخشی رام لبھایا صاحب پروپرائٹر ولسن پریس بھیرہ کے زیر دفعہ ۵۰۳ تعزیرات ہند دو ماہ کی قید ہونیکی خبر جو تاج الاخبار سے نمبر گذشتہ میں لکھی گئی تھی بخشی صاحب موصوف کی تحریر اسکی تردید کرتی ہی۔ جو اسوقت دستیاب ہوئی ہی ✣

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ پنجاب

امرتسر - پٹھانکوٹ - ریلوے

پرنسپل — ریورنڈ کارفیلڈ ایم اے کیمبرج چرچ مشن سوسئیٹی۔

ہیڈ ماسٹر — بابو آئی سی سنگھا سنہری تمغہ یافتہ کلکتہ

سکنڈ ماسٹر — بابو ڈی این بوس بی اے کلکتہ

استاد علوم شرقی — مولوی قطب الدین صاحب بی او ایل پنجاب۔

میٹرن — کولمن میم صاحبہ۔

اس مدرسے سے اعلیٰ درجہ کے ہندوستانی عیسائیوں کے لڑکوں اور جوانوں نو مریدوں کو طرح طرح کے فائدے پہنچتے ہیں۔ اور مذہبی تعلیم نہایت احتیاط سے ہوتی ہے۔ تھوڑے خرچ سے انگریزی طریقہ پر پوری تعلیم ہائی سکول کی حاصل ہوتی ہے۔ یعنی (بورڈ ولمو فیس مدرسہ بموجب ضابطہ تعلیم کم سے کم عہ متفرق ۸ر) وظیفے اچھے دیئے جاتے ہیں۔ طلبا رسابق محکمہ جات۔ سول۔ مڈیکل۔ اور تعلیم میں بڑے بڑے عہدوں پر نوکر ہیں۔ بشارت انجیل یعنی خدا کے کام پر ممتاز ہیں ✦

مکان مدرسہ میں تھوڑے دن ہوئے توسیع دلگئی ہے گیارہ ہزار سے زیادہ لاگت آئی۔ اسمیں ایک بڑا سکول کمرہ لکچر چھ کمرے جماعتوں کے لئے۔ گرجا۔ خوابگاہیں۔ کھانیکا کمرہ غسلخانہ چھوٹی سی ورزش اور کرکٹ کی جگہ بھی ہے ✦

۹۰ء میں انعام بہ تفصیل ذیل ملا۔ چھ لیک مڈیل سکرپچر۔ دو پہلے درجے کے اور تین دوسرے درجے کے کلکتہ متریکیولیشن اور چھ مڈل سکول کے پاس شدہ کو ✦

پراسپکٹس اور نمونہ درخواست کے لئے پرنسپل صاحب سے درخواست کرنی چاہئے ✦

۱۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو سکول کھلیگا ✦

اشتہار

ایک انٹرنس پاس شدہ ٹیچر کی جو سند یافتہ ہو یا تعلیم دینے میں تجربہ کار ہو کلارک آباد کے لڑکیوں کے سکول زراعتی و حرفتی کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار ملیگی۔ اُمیدوار اپنی درخواست بخدمت مس ویٹ صاحبہ سپرنٹنڈنٹ گرلس اگریکلچرل انڈسٹرل سکول کلارک آباد بھیجیں ✦

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

بپٹسٹ مشن ٹریننگ انسٹی ٹیوشن

دہلی

بورڈنگ سکول کے لئے ایک عیسائی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو انٹرنس کا پاس کیا ہوا۔ اور اُردو و انگریزی اور فارسی زبانوں میں واقف کار ہو۔۔ چاہیئے کہ اُمیدوار اپنی درخواست معہ نقول اسناد و سرٹیفکٹ اور شرط تنخواہ بخدمت پرنسپل صاحب بھیجے ✦

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

نارووال کے انگلو ورنیکولر بوئیز سکول کے لئے بتاریخ ۳۰ ستمبر ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔۔ ایسے شخص کے واسطے جو مشنری روح رکھتا ہو یہ ایک عمدہ میدان ہے۔۔ تنخواہ ساٹھ روپیہ ملینگے۔۔ اُمیدوار اپنی درخواست معہ نقول اسناد و سرٹیفکٹ پادری آرتھمن صاحب کی خدمت میں بھیجیں ✦

معرفت پوسٹ آفس امرتسر

لودیانہ

افسوس! ہیضہ کا دست تظلم اہل شہر پر بدستور دراز ہے۔ شہر ماتم کدہ بن رہا ہے۔ صدہا مرد۔ عورت۔ جوان۔ بوڑھے اور بچے طعمہ اجل ہو چکے ہیں تو بھی اس مرض مہلک کا منہہ کالا نہیں ہوا۔۔ ہندو مُسلمان اپنے اپنے معبدوں میں دُعائیں مانگتے۔ اور غربا کو دان پن اور خیرات کرتے ہیں۔ تمام شہر میں اداسی چھائی ہوئی ہے۔ دیکھئے خداوند کب لوگوں پر رحم فرما کے اس بلا کو دفع کرتا ہے ✦

یاں کے اکثر لوگ کہا کرتے تھے کہ لودیانہ میں ہیضہ علی العموم وبائی طور پر کبھی نہیں پھیلتا۔ البتہ موسم گرما میں ایک دو کیس گاہ بگاہ واقع ہو جایا کرتے ہیں۔ مگر اسدفعہ جنرل بہادر ہیضہ نے برسوں کی کسر نکال لی ہے اور کئی ہفتے سے اپنی چھاؤنی یاں ڈال لی ہے۔۔ گویا لودیانہ کی آب ہوا آپکے مزاج نحوست امتزاج کو ایسی پسند آئی ہے۔ کہ اَور طرف کو اپنی لین ڈوری ابھی تک نہیں اٹھائی ہے۔ لوگ جان و مال بہت کچھ بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔ لوکل حکام اور افسران حفظ صحت سب طرح دھمکا چکے ہیں۔ مگر آپ کا دل شہر چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ ہر گلی کوچہ میں سیر فرماتے اور گھومتے پھرتے ہیں۔ بے بلائے ہندو و مسلمانوں کے دروازوں پر جھومتے پھرتے ہیں۔ مہربانی کرکے اتنویاں سے دفع ہو جائیں۔ پھر کبھی اپنا منہہ نہ دکھائیں ✦

ہفتہ زیر اشاعت میں خفیف سی بارش ہوئی۔ بخار وغیرہ امراض کی بھی شکایت ہے ✦

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم والی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا